عبدالرزّاق اسماعیل کالسیکر

اِدارہ

پہلی بات : آپ نے حاتم طائی کا نام ضرور سنا ہوگا۔اس کی سخاوت کے قصے آج بھی مشہور ہیں۔ایک مرتبہ بادشاہ نے یہ اعلان کروایا کہ جوشخص حاتم کوگرفتار کر کے لائے گا ، انعام سے نوازا جائے گا۔اس ڈر سے حاتم ایک جنگل میں جا چُھپا۔ وہاں اس نے ایک بوڑھے کو اپنی بیوی سے یہ کہتے سنا کہ ہم غربت کے مارے پریشان ہیں۔اگر حاتم ہمیں مل جاتا تو ہمارے دُکھ درد دور ہوجاتے۔یہ سن کر حاتم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے پیش کردیا کہ تم مجھے بادشاہ کے حوالے کر کے انعام کی رقم حاصل کرلو۔

دنیا میں آج بھی ایسے کئی لوگ موجود ہیں جنھیں اللہ نے بے شمار دولت سے نوازا ہے۔اسی کے ساتھ ان کے دل میں غریبوں اور پریشان حال لوگوں کی مدد کا جذبہ بھی موجود ہے۔اس سبق میں ایسے ہی ایک شخص کا ذکر کیا گیا ہے۔

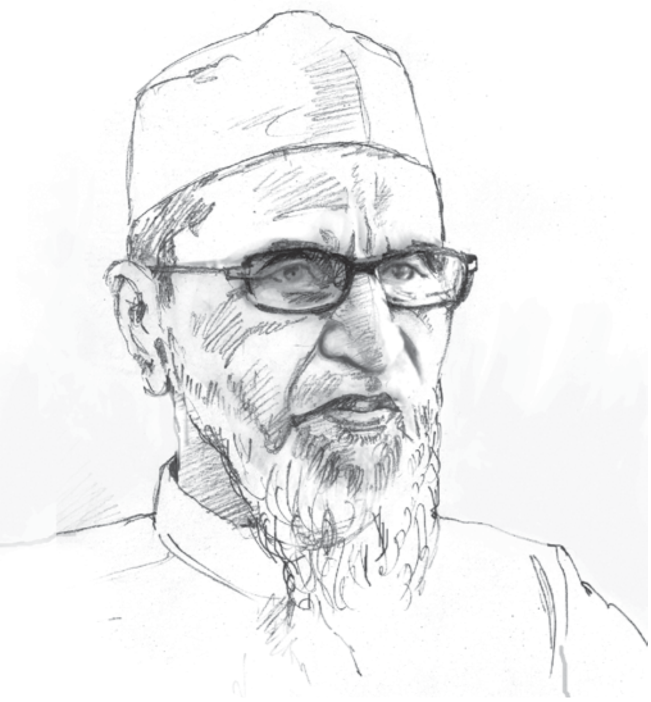

عبدالرزّاق اسماعیل کالسیکر کا شمار کوکن کی اہم شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ ۱۸/ جولائی ۱۹۳۱ء کو وہ رتناگری کے ایک قصبے 'داسوَر' میں پیدا ہوئے۔ان کے والد نے ممبئی آکر صابن سازی کا کاروبار شروع کردیا تھا۔ ان کے ابتدائی حالات بہت اچھّے نہیں تھے۔ عبدالرزّاق کالسیکر دبئی چلے گئے اور وہاں انھوں نے لانڈری کا کاروبار شروع کیا۔ پھر چند برسوں بعد عطرسازی کا کاروبار کرنے لگے۔محنت کے نتیجے میں ان کے کاروبار میں اس قدر برکت ہوئی کہ ان کا شمار دبئی کے امیر ترین تاجروں میں ہونے لگا۔'الرّصاصی پرفیوم' کے نام سے انھوں نے دنیا بھر میں ایک سو پندرہ اسٹور قائم کیے جہاں سے تقریباً پچاس مُلکوں کو عطر فروخت کیا جاتا ہے۔

حاجی کالسیکر نماز روزے کے بڑے پابند تھے۔ ان میں سخاوت اور مروّت جیسی خوبیاں تھیں۔ وہ اپنے سارے کام اُصولوں کی پابندی سے کرتے تھے۔خدا نے انھیں دولت سے نوازا تھا، اسی کے ساتھ انسانیت کا درد بھی عطا کیا تھا۔ محتاجوں، ناداروں اور مُفلسوں کی ترقی اور سماجی بھلائی کے کاموں کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ انھوں نے بے شمار دینی، تعلیمی اور سماجی اداروں کو مالی امداد سے نوازا۔ان کی سرپرستی میں کئی ادارے قائم ہوئے۔

ان میں 'الحمد ٹرسٹ'، 'اے۔ای۔ کالسیکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ' اور 'فیروس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن' قابلِ ذکر ہیں۔

کالسیکر نہایت سادگی پسند، کفایت شعار اور قوم کے خدمت گزار تھے۔ وہ اکثر لوگوں کو قرض دیا کرتے تھے مگر قرض نہ لوٹائے جانے پر بھی ان کے برتاؤ میں فرق نہ آتا۔ اگر کوئی ان سے بُرا سلوک کرتا، تب بھی وہ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ ان کی عادت تھی کہ کبھی اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ان کے دسترخوان پر کوئی نہ کوئی مہمان ضرور ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کھانا کھا رہے تھے، کوئی نہ تھا تو راستہ چلتے فقیر کو بُلا کر ساتھ بٹھا لیا۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے، ''وہ انسان نہیں جو انسان کے کام نہ آئے۔''

حاجی عبدالرزّاق کالسیکر کی زندگی ہمارے لیے ایک مثال ہے۔ ۱۰/اگست ۲۰۱۵ء کو ان کا انتقال ہوا۔ ان کے قائم کیے ہوئے فلاحی اور تعلیمی ادارے ہمیں ان کی یاد دلاتے رہیں گے۔

معانی و اشارات

قصبہ	–	بڑا گاؤں town
تاجر	–	بیوپاری businessman
سخاوت	–	اپنے مال سے لوگوں کی مدد کرنا، فیاضی، بخشش generosity
مروّت	–	لحاظ کرنا politeness
نوازنا	–	عزّت بخشنا، بخشش کرنا bestow
کفایت شعار	–	بچت کرنے والا economical
فلاحی	–	بھلائی سے متعلق welfare

مشق

* **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ عبدالرزّاق کالسیکر کہاں پیدا ہوئے تھے؟

۲۔ عبد الرزّاق کالسیکر نے دبئی میں کون سے کاروبار شروع کیے تھے؟

۳۔ 'الرّصاصی پرفیوم' کے نام سے کتنے اسٹور دنیا بھر میں قائم کیے گئے تھے؟

۴۔ بُرا سلوک کرنے والوں کے ساتھ حاجی کالسیکر کیسا برتاؤ کرتے تھے؟

۵۔ حاجی کالسیکر کا انتقال کب ہوا؟

* **مختصر جواب لکھیے :**

۱۔ حاجی کالسیکر کن خوبیوں کے مالک تھے؟

۲۔ حاجی کالسیکر نے کن اداروں کی تعمیر و ترقی میں مدد کی؟

۳۔ کس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ حاجی کالسیکر اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے؟

9LANF7

* قوسین میں دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(فلم، دوا، عطر، عمارت، گھڑی)

مثال - ممبئی آ کر صابن سازی کا کاروبار شروع کر دیا تھا۔

۱۔ چند برسوں بعد .... سازی کا کاروبار کرنے لگے۔

۲۔ دہلی میں .... سازی کے کئی کارخانے ہیں۔

۳۔ ساگوان کی لکڑی .... سازی کے کام آتی ہے۔

۴۔ ممبئی .... سازی کا ایک اہم مرکز ہے۔

۵۔ اس نے .... سازی کا ہنر سیکھ لیا۔

بات سے بات چلے

''اچھا انسان بننے کے لیے ہمیں کون سے کام کرنے چاہئیں اور کن برائیوں سے بچنا چاہیے؟'' اس موضوع پر گروہ میں بات چیت کیجیے۔

زورِ قلم

اس سبق سے ایسے الفاظ تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے جن کے آخر میں 'ت' آتا ہو مثلاً 'عظمت'۔

سرگرمی/منصوبہ

استاد/ سرپرست کی مدد سے دنیا کی چند ایسی شخصیات کے نام معلوم کیجیے جو بے شمار دولت کی مالک ہیں۔

آیئے، لطف اُٹھائیں

ایک تھے چھبّو میاں۔ ایک دِن وہ شکار کو چلے۔ راستے میں تربوز کا کھیت تھا جس میں بڑے بڑے تربوز لگے ہوئے تھے۔ جب چھبّو میاں نے تربوز دیکھا تو حیران ہوکر کہنے لگے، ''ارے! اتنی چھوٹی چھوٹی بیلوں میں اتنے بڑے بڑے تربوز! اِن کو تو بہت بڑے پیڑ پر لگنا چاہیے تھا۔''

چھبّو میاں اور آگے چلے۔ راستے میں آم کا پیڑ تھا۔ آم کا پیڑ بہت بڑا تھا۔ اس میں چھوٹی چھوٹی کیریاں لگی تھیں۔ چھبّو میاں نے جب یہ منظر دیکھا تو اور بھی حیران ہوئے اور بولے، ''ارے اتنا بڑا پیڑ اور اتنے چھوٹے پھل! اس پیڑ پر تو تربوز لگنا چاہیے تھا اور تربوز کے کھیت میں آم۔'' ابھی وہ منہ اؤپر کیے کیریوں کو دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک کیری پَٹ سے ٹوٹ کر گری۔ کیری ٹھیک چھبّو میاں کی ناک پر پڑی۔ اُنھیں اچھّی خاصی چوٹ آئی اور وہ ناک پکڑ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں جب درد کچھ کم ہوا تو چھبّو میاں کہنے لگے، ''اللہ کا شکر ہے کہ یہاں تربوز نہیں ہیں ورنہ نہ جانے میری ناک کا کیا حال ہوا ہوتا۔''

اساتذہ کے لیے

- اس کتاب میں پہلی بار مشق کے تحت ذیلی سرخیاں قائم کی گئی ہیں جن کا مقصد طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو فروغ دے کر ان کے لسانی اور جمالیاتی ذوق کو پروان چڑھانا ہے۔ نیز ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارنا ہے۔ اساتذہ ان سرخیوں کے طرز پر طلبہ کی تدریس کے لیے مزید مشقیں تیار کریں۔